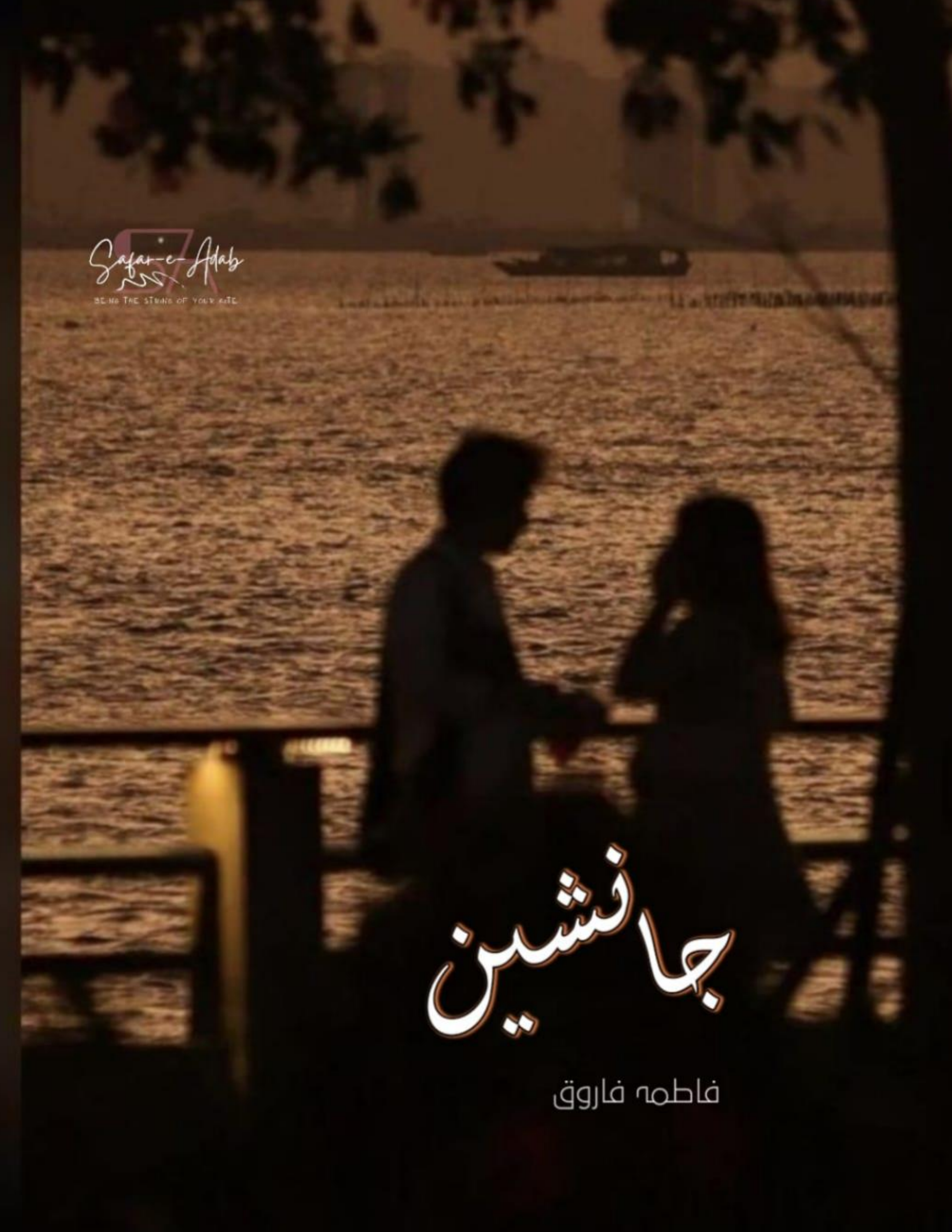
Safar-e-Adab
جانشین
فاطمہ فاروق

# جانشین

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

از قلم فاطمہ فاروق

All Rights Reserved

**Copyright:** Fatima Farooq (Author)

**Published by:** Safar-e-Adab

**Published On:** safareadab.com

---

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com

---

**Note:** We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

# ضروری بات

جانشین کے تمام جملہ حقوق لکھاری "فاطمہ فاروق" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

# قسط نمبر:10

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

## ایک سال قبل

### تاریخ 21، جنوری

'ایک اور آواز خاموش کروادی گئی'

'ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ چار ماہ قبل اسلام آباد کے علاقے جی بارہ (G12) سے لاپتہ ہونے والے صحافی عبدالکریم خان جو ہمارے پی ایس وائے (PSY new channel) نیوز چینل کے مایہ ناز رپورٹر اور ہمارے پروگرام "حقیقت جانو" کے نیوز اینکر تھے اور پچھلے نو سال سے ہمارے نیوز چینل سے منسلک تھے آج ان کی لاش پولیس نے مارگلہ ہلز سے برآمد کرلی ہے،.جی ناظرین نہایت افسوس کے ساتھ یہ بتایا جارہا ہے کہ عبدالکریم پی ایس وائے نیوز کے مایہ ناز صحافی، ہماری ملکی صحافت کی دنیا کا جانا مانا نام آج ان کی آواز کو ہمیشہ کے لئے خاموش کروادیا گیا ہے، مذید تفصیلات جانتے ہیں اپنے نمائندے علی اکبر سے جو اس وقت ڈی ایچ کیو ہسپتال کے (autopsy department) شعبہ پوسٹ

مارٹم کے سامنے کھڑے ہیں جہاں کچھ ہی دیر میں عبدالکریم خان کی ڈیڈ باڈی لائی جائے گی،.جی علی اکبر کیا صورتحال ہے ؟'

"اللہ پاک رحم کرے، اتنا قابل اینکر تھا یہ بچ" آفس چیئر پر بیٹھے حیدر عباس اپنے آفس میں بیٹھے خبریں سنتے ہوئے تاسف سے بولے اور اسی وقت دروازے سے اندر آتے ہوئے آدم کی جانب متوجہ ہوئے جو کالج یونیفارم میں ملبوس کندھے پر بستہ اٹھائے ہوئے سیدھا کالج سے آرہا تھا

".جی ہم دوپہر دو بجے سے ڈی ایچ کیو راولپنڈی شعبہ پوسٹ مارٹم کے سامنے کھڑے ہیں اور اپنے سینیر اینکر عبدالکریم خان کی ڈیڈ باڈی کے آنے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ بننے کا انتظار کررہے ہیں ابھی شام کے چھ بجے تک بھی کوئی رپورٹ تاحال پیش نہیں کی گئی ہے'

"کیا ہوگیا کس کو مار دیا اب؟ وہ فخر صاحب کہہ رہے ہیں کوئی میٹنگ ہے آپ کی" وہ آفس چیئر کے قریب آتے ہوئے بے تاثر سا بولا، ایک نظر ٹی وی پر چلتی ہیڈ لائینز کو دیکھا اور ایک گہرا سانس خارج کر کے ٹیبل پر پڑے ریموٹ کو اٹھا لیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"وہ جو کچھ عرصے پہلے صحافی لاپتہ ہوا تھا عبدالکریم اس کی آج لاش ملی ہے ان کو، ہماری ملاقات بھی ہوئی ہے ایک بار ایسے کسی جوائنٹ وینچر پر، بہت بارعب اور کمال آدمی تھا" حیدر صاحب افسردگی اور مایوسی سے بولتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھے

"اللہ پاک مغفرت فرمائے، چلیں آپ میرے ساتھ آئیں آپ کی میٹنگ شروع ہونے والی ہے پھر ہم دونوں ساتھ گھر چلیں گے " وہ ایل ای ڈی کو بند کرتا ریموٹ کو واپس رکھتے ہوئے سرعت سے بولا اور کمرے کی بتیاں بند کرکے دادا ابو کے ہمراہ کمرے سے باہر نکل آیا

"میں نے ابھی پرسوں آپ کی ایل ای ڈی میں سپوٹس، نیچر اور انٹرٹینمنٹ کے سارے چینلز ایڈ کئے ہیں تاکہ آپ کم سے کم خبریں سنیں، کچھ نہیں رکھا ان خبروں میں سوائے ایسی باتوں کے آج یہ مارا گیا، آج فلاں بندہ غائب ہوگیا، آج سٹاک ایکسچینج میں مندی ہوگئی، آج ڈالر کا ریٹ مہنگا ہوگیا بس اور کچھ نہیں آتا ان لوگوں کو، ایسی خبروں سے تو بندہ ڈیپریشن کا مریض بن جائے- آپ شیر، ہاتھی، جنگل اور پہاڑ وغیرہ دیکھیں، اچھا میوزک سن لیں چاہے مگر پلیز یہ دن میں ایک

آدھ خبریں دیکھ کر بند کر دیا کریں نیوز چینلز" کمرے اور کانفرنس روم کے درمیان کی راہداری سے گزرتے ہوئے آدم نے حیدر عباس کو اپنے طور پر ایک مفید مشورہ دیا جس پر انھوں نے مسکراتے ہوئے سر ہلا کر اکتفا کیا

" چلیں میں یہاں بیٹھا ہوں آپ جا کر اپنی میٹنگ شروع کریں" وہ مختصر سا کہتا ویٹنگ ایریا میں رکھے صوفے کی جانب پلٹا

" آدم " حیدر صاحب کانفرنس روم میں جاتے جاتے کسی سوچ کے تحت یک لخت پلٹے

"ہاں جی" وہ حیدر صاحب کی جانب مڑا

"ایسا کرو میرے ساتھ میٹنگ اٹینڈ کرو، تھوڑی ڈیلنگ کرنی آجائے گی کلائنٹس کے ساتھ" وہ ابرو اچکا کر بازو باندھتے ہوئے بولے

"واقعی، چلیں پھر دیر کس بات کی ہے" اپنے کندھے پر اٹھائے بستے کو صوفے پر رکھ کر اس میں سے گھڑی نکالتے ہوئے وہ پرجوش ہوا اور دو منٹ کے اندر اندر اپنے دادا کے ساتھ کانفرنس روم میں چلا گیا

---------------------------------

وہ سیاہ رنگ گاڑی پچھلے آدھے گھنٹے سے ڈی ایچ کیو ہسپتال کے کمپاؤنڈ سے قریب سو میٹر دور ایک قدرے خستہ حال سڑک پر کھڑی تھی، رات کا فسوں اور ہلکی ہلکی چلتی خنک ہوائیں فضا میں ایک شور سا برپا کیئے ہوئے تھیں، گاڑی کے اندر گارڈ کی وردیوں میں بیٹھے دونوں نفوس کی نظریں اس وقت بائیں جانب کی سڑک پر ٹکی تھیں، غالباً وہ نظریں کسی کی تاک میں ہمہ وقت چوکنا تھیں

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے جوان نے ایک سرسری سی نظر اپنی بائیں کلائی پر بندھی گھڑی پر ڈالی جس کی سکرین پر اس وقت دو بج کر چالیس منٹ کا ہندسہ جگمگا رہا تھا، اس نے انگلی سے سکرین کو چھوا اور جگمگاتی سکرین یک دم بجھ گئی

"Sir our target is almost here"

پیسنجر سیٹ پر بیٹھے جوان نے بائیں جانب سے آتی روشنیوں کو دیکھ کر اندازہ لگایا

" Report me when they enter in our 100 meters zone "

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے جوان نے ہولڈر میں سے پستول نکال کر اسے سیفٹی لیور سے ہٹایا، اپنی سیٹ بیلٹ کھولی اور پستول کو اپنی ٹانگ پر رکھ کر روشنیوں کی جانب دیکھنے لگا جو بہت تیزی سے ان کے قریب آ رہی تھیں

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"سر ایک سو دس میٹر۔۔۔ سو۔۔۔۔۔ نوے۔۔۔۔۔ اسی۔۔۔ ستر۔۔۔۔۔"

اب وہ گاڑیاں ان کی گاڑی کے بالکل سامنے سے گزرتی ہوئیں ہسپتال کے پچھلے حصے کی جانب بڑھ رہی تھیں البتہ اب ان گاڑیوں کی رفتار کم ہو کر چالیس کلو میٹر فی گھنٹہ کے قریب تھی، اس نے اپنی گردن سے ملحق مائیکروفون کو کان میں لگایا

" Agent delta thirteen, it's cipher eighteen, reporting from appointed zone, we're about to enter the entity"

بات مکمل کر کے وہ گاڑی سے باہر نکلا اور ہاتھ کے اشارے سے گاڑی میں بیٹھے جوان کو بھی باہر نکلنے کا آرڈر دیتا وہ دبے قدموں سے ان گاڑیوں کے تعاقب میں ہسپتال کے پچھلے دروازے سے اندر داخل ہوا، ہاتھ میں پکڑی نو ایم ایم اٹلی ساختہ بریٹا پسٹل تھامے وہ نہایت خاموشی سے گاڑیوں کی جانب بڑھنے لگا جو ابھی ابھی اس کمپاؤنڈ میں آکر رکی تھیں، ہاتھ کے اشارے سے پیچھے آتے جوان کو پچھلی گاڑی کے پیچھے رکنے کا اشارہ کرتے ہی وہ خود بیٹھے بیٹھے پہلی گاڑی کے پیچھے جا چھپا، اسی لمحے پہلی گاڑی کا دروازہ کھلا اور پسینجر سیٹ سے ایک وجود گاڑی سے باہر نکلا،

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ دراز قد وجود ہسپتال کی سیکیورٹی والا نیوی بلیو یونیفارم اوڑھے ہوئے تھا بالکل ویسا جیسا اس وقت ان دو جوانوں نے بھی زیب تن کیا ہوا تھا

" Hands up"

لمحے بھر کی دیر میں اپنی پستول اس کے سینے پر تانے وہ گاڑی کی اوٹ سے کھڑا ہو کر گارڈ کے سامنے ہوا جو اس اچانک افتاد پر اپنے ہاتھ کھڑے کر چکا تھا اور اگلے ہی لمحے اس نے اپنے سے پچھلی گاڑی کی ونڈ سکرین کی پیسنجر سیٹ کی جانب دو فائر کئے جس کے نتیجے میں شیشہ ٹوٹنے کی آواز بلند ہوئی اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے گارڈ کا سائلنسر والی گن کی جانب باندھا نشانہ خطا ہوا، اسی لمحے میں گاڑی کی اوٹ میں بیٹھے جوان نے لمحے کی دیر میں ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھے گارڈ کے سر پر اپنی پوری قوت سے گن کا بٹ مار کر اسے بیہوش کر دیا، پھر اس نے اندر جھانک کر پوری گاڑی کا ایک سر سری سا جائزہ لیا، اس میں اس ایک گارڈ کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ وہ گاڑی کا دروازہ بند کر کے تیزی سے پہلی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے تک آیا اور اسے کھول کر اندر بیٹھے گارڈ کو گریبان سے پکڑ کر باہر نکالا اور اس کو سنبھلنے کا موقع دئے بغیر اس پر کاؤنٹر اٹیک

کیااور اس کے ہاتھ باندھ کر واپس گاڑی میں بٹھادیا، یہ ساری کاروائی محض پانچ منٹ کے اندر اندر سر انجام دی گئی تھی

"سائفر ایٹین(cipher 18)رپورٹنگ سر، ہم ہاسپٹل میں داخل ہوچکے ہیں"

اس نے کان میں لگے مائکروفون کو سیٹ کر کے کنٹرول روم میں بیٹھی ٹیم کو اپنی پیش رفت کا احوال بتایا، اپنی کلائی پر بندھی سیاہ رنگ کی ڈیجیٹل گھڑی کو ایک نظر دیکھا، انگلی رکھتے ہی اس کی سکرین جل اٹھی جس پر اس وقت کمپاس اور وقت نمایاں تھا

'تین بج کر پانچ منٹ' وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور پھر سے سکرین پر انگلی رکھ کر اس کو بند کر دیا، اپنے ساتھی کو پیچھے آنے کا اشارہ دیتے ہوئے وہ ہولے ہولے آگے بڑھنے لگا، تینوں نفوس نے نیوی بلیو رنگ کے یونیفارم اوڑھ رکھے تھے جن پر ان کے نام کی نیم پلیٹیں بھی آویزاں تھی، اٹوپسی ڈیپارٹمنٹ ہسپتال کے دیگر شعبوں سے قدرے فاصلے پر واقع تھا، اس سنسان سی راہداری میں اس وقت محض ان تین لوگوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہے تھے، محض دو بلبوں کی مدھم سی روشنی میں ان تینوں

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

نفوس کے سائے مذید گہرے ہوتے چلے جارہے تھے، دائیں اور بائیں جانب کے کمروں کے دروازوں پر زنگ آلود تالے اس بات کو واضح کر رہے تھے کہ یہ کمرے کئی سالوں سے یوں ہی بند پڑے ہیں ان پر چڑھا ہوا سفید پینٹ کئی جگہوں سے اترا ہوا تھا جن میں سے اب سرمئی لوہا واضح ہو رہا تھا، جنوری کی کھنکھتی سردی اور خنکی سے ماحول مزید یاسیت اور بوسیدگی میں ڈوبا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

"سر یہ ہے وہ کمرہ، ڈاکٹر نے ہمیں یہاں بلایا تھا سیکیورٹی کے لئے" بولنے والا اہلکار سائیفر اسٹین کی جانب دیکھ کر سہمتے ہوئے بولا

اب سامنے کے منظر میں قریب بیس قدم کے فاصلے پر اٹوپسی ڈیپارٹمنٹ کا وہ کمرہ تھا جہاں اس صحافی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کی غرض سے لایا گیا تھا

"بلال تم یہاں رہ کر کور دو گے، میں قاسم کو لے کر اندر جاؤں گا" وہ یرغمال بنائے ہوئے اہلکار کی نیم پلیٹ سے نام پڑھتے ہوئے بولا، وہ باہر یرغمال بنائے ہوئے تین اہلکاروں میں سے ایک اہلکار کو اپنے ہمراہ اندر لایا تھا اور باقی کے دو اہلکاروں کی نیم پلیٹ اتار کر اپنے اور اپنے ساتھی کے یونیفارم پر لگا چکا تھا، وہ دونوں چلتے چلتے کمرے کے سامنے جار کے اس کے یونیفارم کی نیم پلیٹ پر اصغر

BEING THE STRING OF YOUR KITE

لکھا تھا، جبکہ بلال جس کی نیم پلیٹ پر جلیل نام کی نیم پلیٹ آویزاں تھی راہداری عبور کرنے کی بجائے وہیں دیوار کی اوٹ میں کھڑا رہ کر اگلے آرڈر کا انتظار کرنے لگا

"رکو! کون ؟" دروازے کے باہر کھڑا ہیڈ نرس سامنے سے آتے دو لوگوں کو دیکھ کر چوکنا ہوا اور اپنی ٹارچ لائٹ ان کے چہروں کی جانب کر دی، سائفر ایٹین نے اپنی آنکھوں کو روشنی سے بچانے کے لئے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں کے سامنے کیا اور قاسم ایک قدم بڑھ کر ہیڈ نرس کے قریب ہوا

"ہم ڈاکٹر وحید کی سیکیورٹی ٹیم ہیں انھوں نے بلایا ہے ایمرجنسی میں" قاسم نے آگے بڑھ کر اس کے کان میں کہا، جس پر ہیڈ نرس نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھول دیا، وہ کمرہ باقی تمام کمروں کی نسبت سب سے بڑا تھا جس کے ایک کونے میں دو خالی سٹریچر پڑے تھے، ایک سٹریچر کمرے کے درمیان میں رکھا تھا جس پر اس وقت اس صحافی کی لاش موجود تھی اس سٹریچر کے اوپر لگی لائٹ سے کمرہ کسی حد تک روشن تھا، کمرے میں پھیلی مختلف کیمیکلز اور ڈیڈ باڈی کی ملی جلی بدبو سے اسے شدید گھٹن کا احساس ہوا مگر اس نے چہرے سے عیاں نہیں ہونے دیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میں نے تم لوگوں کو اڑھائی بجے بلایا تھا اور اب تین ہو رہے ہیں، پتہ بھی ہے کہ کتنی مشکل سے میں نے آج میڈیا والوں کو روکا ہے، یہ لو رپورٹ صبح ہوتے ہی یہ ایس پی کے حوالے کرنی ہے" اپنی بات مکمل کر کے اس ڈاکٹر نے سکرب کی جیب سے ایک کاغذ نکال کر قاسم نامی گارڈ کے حوالے کیا اور کمرے کی بائیں جانب لگے دروازے کی جانب بڑھنے لگا، پھر اچانک رک کر وہ کچھ یاد آنے پر پیچھے پلٹا

"میں نے تین لوگوں کو بلایا تھا تو تیسرا کہاں ہے؟" اصغر کی جانب دیکھتے ہوئے اس نے ابرو اچکا کر سوال کیا سائفر کو اس کی آنکھوں میں سرد پن کا احساس ہوا

"سر میں نے اسے باہر کھڑا کیا ہے پہرا دینے کے لئے تاکہ اگر کوئی مسلہ ہو تو وہ فوراً اطلاع کر سکے" اس نے حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے اپنے جواب سے ڈاکٹر وحید کو مطمئن کیا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا واپس کمرے کی جانب پلٹ گیا۔

پانچ منٹ گزر جانے کے بعد سائفر نے اپنا ہاتھ قاسم کی جانب بڑھایا اور سنجید گی سے اس کی جانب دیکھنے لگا گو وہ کسی شے کا مطالبہ کر رہا تھا، جس پر قاسم نے اپنی جیب سے کاغذ نکال کر بلا مزاحمت سائیفر کے حوالے کر دیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اب وہ دونوں گارڈ سٹریچر کے دونوں اطراف چوکنے کھڑے تھے، اصغر نے یونیفارم کی جیب سے سیاہ رنگ کیمرہ نکالا اور پورے کمرے کی ویڈیو بنا کر کیمرہ واپس جیب میں ڈال دیا پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے کاغذ کا سرسری سا جائزہ لیا، ایک نظر اپنے پیچھے سٹریچر پر رکھی لاش کو دیکھا، اس کے سر پر لگی گہری چوٹ سے نکلا ہوا خون بالکل جم چکا تھا اور چہرے پر جا بجا نشانات کی وجہ سے چہرہ قابل شناخت نہیں رہا تھا، اچانک سر چکرانے پر وہ ایک قدم پیچھے ہوا اور آن کی آن میں سنبھلا، مذید اس طرف نہ دیکھنے کا فیصلہ کرتے ہی ایک گہرا سانس لیا اور رخ موڑ کر وہ کاغذ اپنی جیب میں رکھ لیا

"سائفر ایٹین رپورٹنگ سر، میں اس کمرے میں جانے لگا ہوں جہاں وہ ڈائریکٹر ابھی گیا ہے" اس نے مائیکروفون آن کر کے اپنے اگلے پلین کے متعلق آگاہ کیا اور کنٹرول روم سے مثبت اشارہ ملتے ہی ساتھ کھڑے قاسم کو دیکھا

"اس کمرے کے کیمرے ہیک ہو چکے ہیں، تمہاری ایک موو تمہیں مروا دے گی یاد رکھنا" وہ اپنی پستول کو کارک کر کے ہولڈر میں رکھتے ہوئے بولا، جس پر قاسم نے گردن موڑ کر کمرے میں موجود کیمروں کو طائرانہ نظر سے دیکھا

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میں ایک مشورہ دوں" سائبر نے اسے ایک بار پھر مخاطب کیا اور اس کی توجہ پاتے ہی اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا

"اس بے غیرت ڈائریکٹر کی خاطر مت مرنا" وہ اپنی بات مکمل کر کے فوراً پلٹا اور دبے پاؤں اس دروازے کی جانب بڑھنے لگا

اس نے آگے بڑھ کر دروازے کا جائزہ لیا جو لکڑی کا بنا ہوا تھا اور پھر کچھ سوچ کر دروازے کا ہینڈل گھما دیا، وہ دروازہ اندر سے مقفل تھا، اصغر نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور جا کر اپنی جگہ پر واپس کھڑا ہو گیا

"کمرہ لاکڈ ہے بلال باہر نکل کر اس کمرے کا ایگزٹ پوائنٹ ڈھونڈو اگر پانچ منٹ میں دروازہ نہ کھلا تو میں اسے توڑ دوں گا اور اس سے پہلے اس نرس کو ٹھکانے لگاؤ" وہ اپنے مائیکروفون سے باہر کھڑے بلال کو آرڈر دے کر واپس اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اب اس کی مکمل توجہ دروازے کی جانب تھی

"میں جو بھی کرنے لگا ہوں تم اس کے بیچ میں مزاحمت نہیں کرو گے اور اپنی جگہ سے نہیں ہلو گے" وہ قاسم کو دیکھے بغیر بولا جو کسی خاموش تماشائی کی طرح اس کی بات کو سن اور سمجھ رہا تھا

اس نے گھڑی پر وقت دیکھا تین بج کر پینتیس منٹ ہو چکے تھے، پانچ منٹ پورے ہونے پر وہ دوبارہ کمرے کی جانب بڑھا اب کی بار اس نے ہینڈل کو زور سے گھمایا، دروازہ ہنوز اندر سے مقفل تھا

"میں دروازہ توڑنے لگا ہوں" بات مکمل کرتے ہی اس نے اپنے کندھے کا استعمال کرتے ہوئے دروازے کو دھکا لگانا شروع کیا، ایک بار دو بار تین بار وہ دروازہ ہنوز اسی طرح مقفل تھا اب کی بار اس نے اپنی ٹانگ کا استعمال کرتے ہوئے دروازے کو پوری قوت سے ٹھوکر مارنا شروع کی ایک دو تین، تیسری بار میں دروازے کا لاک ٹوٹا، وہ آن کی آن میں اندر داخل ہوا، قاسم ہنوز اپنی جگہ پر مستعد کھڑا سب مناظر کو اپنی آنکھوں میں قید کر رہا تھا

"یہ یہ کیا کر کر رہے ہو؟ ک کون ہو تم؟" سامنے کھڑا ڈاکٹر بوکھلاہٹ کا شکار اس کے سینے پر پستول تانے کھڑا تھا، وہ اس بات کی پرواہ کئے بغیر دو قدم مزید آگے بڑھا

"مم میں کہہ رہا ہوں میں یہ گولی چلادوں گا وہیں رک جاؤ" ڈاکٹر وحید اپنے جذبات چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے چیخا

"دو وارننگ لیٹرز کافی ہوتے ہیں ڈاکٹر صاحب، آپ خود آجاتے تو شاید مجھے یہاں آنے کا تکلف کرنا ہی نہ پڑتا" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے باکی سے بولا اور اسی لمحے اپنے ہولڈر میں رکھی پستول نکال کر اس کے سینے کا نشانہ باندھا، ڈاکٹر وحید اس کی حرکت پر حواس باختہ ہو کر پیچھے بنی شیلف پر پڑی آٹو کلیو auto clave) مشین کے ساتھ جا لگا

"میری گنتی سے پہلے تمہاری گن نیچے ہو جائے، اس میں ہی تمہاری بچت ہے" وہ ایک ایک لفظ سنجیدگی سے کہتا اس کے مزید قریب ہوا پستول سے ہنوز وہ اس کے سینے کا نشانہ لئے ہوئے تھا

"مم میں پھینک رہا ہوں مجھ پر سے اس کو ہٹاؤ، کوئی ہے بچاؤ کوئی ہے" وہ ڈاکٹر اپنی پستول کو سامنے سے آتے وجود کے قدموں میں پھینکتے ہوئے بولا، خوف کے مارے اس کا تنفس پھول چکا تھا

"اصلی اٹوپسی رپورٹ کہاں ہے؟" اس کے قریب پہنچ کر اس کی کنپٹی پر پستول جماتے ہوئے وہ دھیمے سے بولا

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"یہ یہ اصلی ہے مم میں سچ کہہ رہا ہوں یہ اصلی ہے" وہ بمشکل تھوک نگلتے ہوئے بولا، اس قدر سردی کے باوجود اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں واضح چمک رہی تھیں

"تو پھر نقلی کہاں ہے؟" وہ قدرے تحمل سے بولا البتہ پستول ہنوز اس کی کنپٹی پر جمی تھی

"میں نقلی رپورٹ نہیں بناتا مجھ پر الزام لگایا جارہا ہے"

"رات کے اس پہر تم یہاں ایمانداری کا کام کرنے تو نہیں آسکتے ناڈاکٹر، مجھے پتہ ہے میرے پاس نقلی رپورٹ ہے اس لئے اب میرے ساتھ جھوٹ مت بولنا" وہ اپنی جیب سے کاغذ نکال کر لہراتے ہوئے بولا

"کیا چاہتے ہو تم لوگ، میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو؟" حالات کو اپنے قابو سے باہر جاتا دیکھ ڈاکٹر وحید کا لہجہ شکست خوردہ سا ہوا

"میں نے سنا ہے تم غلط اٹوپسی رپورٹیں بنالیتے ہو اور (organ trafficking) اور گن ٹریفکنگ کا کام بھی بڑے آرام سے کر لیتے ہو، ایک غلط کام میرے کہنے پر بھی کروگے؟ میں تم سے اس کے بدلے میں اچھی ڈیل کروں

گا" سائفر ایٹین اس کے کان کے قریب ہو کر بولا، جس پر وحید نے حیرانی سے الجھ کر اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کسی بات کا اندازہ لگانا چاہا ہو

"سب سے پہلے جس کو فون کر کے مدد کے لئے بلایا ہے اسے فون کر کے بولو کہ مسلہ حل ہو گیا ہے" ایک ہاتھ سے پستول اس کی کنپٹی پر رکھے اس نے دوسرے ہاتھ سے ڈاکٹر وحید کے سکرب سے اس کا موبائل نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمایا، جس پر اس نے تیزی سے موبائل پکڑ کر سکرین پر موجود سب سے پہلے نمبر کو ڈائل کرتے ہی کان سے لگالیا

"رہنے دو آنے کی ضرورت نہیں ہے، میری سیکیورٹی نے معاملہ سنبھال لیا ہے" بولتے بولتے اس نے گردن موڑ کر اپنے سر پر کھڑے جوان کو دیکھا جیسے تصدیق چاہی ہو کہ کیا میں ٹھیک بول رہا ہوں، جس پر سائیفر ایٹین نے سر ہلا کر اس کو بات جاری رکھنے کا عندیہ دیا

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"نہیں نہیں وہ میڈیا کے کچھ لوگ تھے کسی کو شک نہیں ہوا کہ میں یہاں ہوں، ہاں واپس چلے جاؤ، میں بعد میں کال کرتا ہوں" اس نے بات ختم کرتے ہی کال منقطع کر دی

"شاباش، اب کام کی بات پر آتے ہیں، ہاتھ اوپر کرو اور میرے آگے آگے چلو" اس نے ڈاکٹر کا رخ موڑ کر پستول کی نال اس کی کمر پر جمائی اور اس کو اپنے آگے آگے چلانے لگا

"قاسم اب ہم تمہارے ڈائرکٹر کا بیان ریکارڈ کریں گے، مجھے امید ہے ڈاکٹر صاحب آپ سچ بولیں گے" وہ اسے سٹریچر کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا اور اپنی جیب سے ویڈیو ریکارڈر نکال کر اس کی سیٹنگ کرنے لگا

"فکر نہیں کرنی وحید صاحب اگر آپ ہماری بات مانیں گے تو ہم بھی آپ کا راز رکھیں گے، اس لئے آپ نے آج تک جو جو کارنامے انجام دئے ہیں وہ ایک ایک کر کے اس کیمرے میں دیکھ کر بتاتے جائیں" کیمرے کو ایک اینگل پر سیٹ کرتا وہ ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے بالکل سامنے جا بیٹھا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مم میں کسی غلط کام میں ملوث نہیں ہوں، مجھے پھنسایا جارہا ہے" وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مسلتے ہوئے اٹک اٹک کر بولا

"آہاں اچھا، مجھے لگتا ہے قاسم تمہارے ڈائرکٹر تمہارے سامنے سچ نہیں بولنا چاہتے تم باہر جاؤ دروازے پر میرا جوان کھڑا ہے وہ تمہیں ڈیل کرلے گا اور ہاں زیادہ ہوشیاری دکھانے کی ضرورت نہیں" اس نے قاسم کو دیکھ کر گردن ہلا کر اسے باہر بھیجنے کا حکم دیا اور اس کے جاتے ہی کرسی کھینچ کر وحید کے مذید قریب ہوا

"تنزیل سلطان کے ساتھ غداری کرنی ہے اور بدلے میں ہم تمہارا کوئی جرم رپورٹ نہیں کریں گے، بولو منظور ہے؟ ڈائریکٹر اٹوپسی ڈیپارٹمنٹ وحید قریشی!

"ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ لاتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا جو ابھی ابھی سنے الفاظ پر تاحال یقین کرنے سے قاصر تھا

"تنزیل سلطان، کون وہ کون ہے؟" اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے وہ اس نام سے انجان بنتے ہوئے بے نیازی سے بولا جس پر سامنے بیٹھا جوان اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کی کرسی کے پیچھے آکر کھڑا ہوا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"وہی جس کے کہنے پر تم نے عبدالکریم خان کی رپورٹ بنائی ہے اور جس کے کہنے پر تم اور گن ٹریفکنگ کر کے اپنا بینک بھر رہے ہو" وہ اس کے کان کے قریب جھک کر بولا اور اس کو گردن سے دبوچ کر کرسی کے ہینڈل کے ساتھ لگایا

"تم لوگوں نے اس ملک میں رہنے والے لوگوں کو اتنا گرا پڑا سمجھ رکھا ہے" ہنوز اس کو گردن سے پکڑے وہ تقریباً اپنے جذبات پر سے قابو کھوتے ہوئے بولا اور اس کو کرسی سے اٹھا کر زمین پر دھکا دیا جس پر وہ اوندھے منہ زمین پر گرا

"تم بہت برا پھنسو گے، مجھے مار کر تم بہت برا پھنسو گے" وہ اپنے ہونٹ سے نکلتے ہوئے خون کو انگلی سے صاف کرتے ہوئے چیخ کر بولا

"کم از کم میں تمہاری جان لینے سے پہلے نہیں مروں گا" اپنی بات مکمل کرتے ہی وہ ڈاکٹر کی جانب بڑھنے لگا جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا

"سائفر، سائفر ایٹین، اپنے جذبات پر قابو رکھو، اس کو نہیں مارنا، اس کو مذید کچھ نہیں کہنا، اس سے اپنی بات منواؤ اور وہاں سے واپس آجاؤ"

اس کے مائکروفون میں آواز بلند ہوئی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"آئی ایم سوری سر یہ لوگ ایسے نہیں مانتے میں اسے ایسے نہیں جانے دوں گا"

اپنے کان سے مائیکروفون نکال کر اس نے سرسری طور پر کنٹرول روم سے اپنا رابطہ منقطع کیا اور اس ڈاکٹر کی جانب بڑھنے لگا

"غریب لوگوں کی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہو، ان کے پیاروں کی لاشوں کی توہین کرتے ہو، ان کے پیاروں کو ناحق مروا دیتے ہو، تم نے اس آدمی کو تنزیل سے کہہ کر صرف اس لئے مروا دیا تاکہ یہ تمہارے بارے میں کوئی ثبوت اکٹھے نہ کر سکے" سائفر نے ڈاکٹر وحید کو اپنی پوری قوت سے ٹھوکر ماری جس پر وہ واپس فرش پر بوس ہوا، اس کی آنکھوں میں خون کے ساتھ ساتھ آنسو کے چند قطرے بھی آ کر ٹھہرے اور دیکھتے ہی دیکھتے سائفر نے اس پر ٹھوکروں کی بوچھاڑ کر دی

"کون ہو؟ جلاد ہو؟ بھیڑیے ہو؟ کوئی آسیب ہو، کون ہو تم؟" وہ ایک ایک لفظ چبا تا وہ ایک بار پھر آگے بڑھ رہا تھا

"رک جاؤ رک جاؤ میں بیان دینے کے لئے تیار ہوں میں بیان دیتا ہوں" وہ زمین پر کراہتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے بولا جس پر سائفر اس سے دو قدم پیچھے

ہٹا، اس کی آنکھوں میں اترا ہوا خون اس کو مار لینے کے بعد قدرے کم ہوا اور وہ گہرے سانس لیتے ہوئے کیمرے کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا

ڈاکٹر وحید سٹریچر کا سہارا لے کر بمشکل زمین سے اٹھا اور کیمرے کے سامنے پڑی کرسی پر براجمان ہو گیا، اس کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں خون سے بھری تھیں اور اس کا سکرب دو تین جگہوں سے پھٹ چکا تھا، البتہ اس کا چہرہ بالکل سلامت تھا

"میں ڈائریکٹر اٹوپسی ڈیپارٹمنٹ، ڈاکٹر وحید قریشی اس ڈیپارٹمنٹ میں پچھلے دس سال سے اپنی خدمات انجام دے رہا ہوں، میرا کام ڈیڈ باڈیز کا پوسٹ مارٹم کرنا اور ان کی رپورٹ بنانا ہے، میں نے آج تک بہت سے نامور لوگوں کا پوسٹ مارٹم انجام دیا ہے، جس میں پچھلے سال قتل ہونے والے بیوروکریٹ ایس ایس پی زیاد حسین، اٹارنی ہائی کورٹ وجاہت حسین اور بہت سے صحافی بھی شامل ہیں

"وہ اپنی حلق میں اٹکی تھوک کو اندر اتارتے ہوئے ایک لمحے کو رکا، اس کی آواز میں خوف اور جسم پر لرزہ طاری تھا، اس نے ایک نظر اپنے سامنے کھڑے جوان کو دیکھا جو اس کے وجود کا محاصرہ کئے مکمل توجہ سے اس کو دیکھ رہا تھا اور پھر وہ دوبارہ بولنے کو گویا ہوا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میں پچھلے ایک سال سے اور گن ٹریفکنگ کے کام میں ملوث ہوں جس کا مجھے الگ سے معاوضہ ملتا ہے، اس میں لوگوں کے اور میرے پاس آنے والی ڈیڈ باڈیز کے اور گنز کو نکال کر الگ کیا جاتا ہے اور بیچا جاتا ہے، میرا کام صرف ان کو نکال کر ان کا معاوضہ وصول کرنا ہوتا ہے، اس سے آگے وہ کہاں جاتی ہیں اور ان کا کیا ہوتا ہے یہ میں نہیں جانتا، اور مجھے قتل کے بعد آنے والی ڈیڈ باڈیز کی آلٹرنیٹو رپورٹس بنانے پر بھی معاوضہ وصول ہوتا ہے۔" اس نے بات مکمل کر کے اپنی گردن جھکائی اور ساتھ ہی کمرہ مکمل خاموشی میں ڈوبا، سائفر ایٹین نے کیمرا بند کر کے اس کو واپس جیب میں رکھا اور جا کر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

"اگر چاہتے ہو کہ تنزیل کو اس بارے میں بالکل پتہ نہ چلے تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں" وہ نقاہت سے جھکے ڈاکٹر کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے بولا، جس پر اس نے بند ہوتی آنکھوں سے سائفر کو بے یقینی سے دیکھا

"ہمارے ایک بندے کو تنزیل کے خاص بندوں کے سکواڈ میں شامل کروانا ہے اور بدلے میں جیسے سب چل رہا ہے ویسے چلنے دیتے ہیں، تم عبدالکریم کی جھوٹی رپورٹ پولیس میں درج کرواؤ اور جیسے سب چل رہا ہے ویسے چلنے دو، بتاؤ منظور

ہے؟" کرسی سے اٹھتے ہوئے وہ اس کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے بولا اور جیب میں رکھے کیمرے کو پھر سے چلا کر وہ اس کمرے میں داخل ہوا، جا بجا دیواروں پر خون کے تازہ اور پرانے دھبے، شیلف پر رکھے پلاسٹک کے ٹرانسپیرنٹ تھیلے اور دستانے، کونے میں رکھا ہوا ایک پرانے ماڈل کا بوسیدہ ریفریجریٹر اور سرجری کے ڈھیروں اوزار، ہرے نیلے رنگ کے سکرب۔ اس کمرے کی حالت کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہاں غالباً انسانی اعضاء کو جمع کیا جاتا تھا، شیلف پر رکھی خون سے بھری ٹرے اور اس کے ارد گرد بھنبھناتی ہوئی مکھیاں، اس پر اس کمرے سے اٹھتے ہوئی شدید بدبو سے اس کا سانس لینا محال ہوا اور اسے متلی کا احساس ہوتے ہی وہ کمرے سے باہر آگیا، کیمرہ بند کر کے وہ ڈاکٹر کے قریب ہوا

"سوچنے کے لئے پانچ منٹ دئے تھے تمہیں" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ تحمل سے بولا، ڈاکٹر نے اپنے کندھے کو جھٹک کر اس کا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا مگر سائفر نے ہنوز اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر جمایا ہوا تھا

"تنزیل سلطان کے گروہ میں داخل ہونا آسان نہیں ہے، اس کے ساتھ کام کرنے کا مطلب ہے کہ آپ کی جان ہر وقت داؤ پر لگی ہے، کبھی بھی کچھ بھی ہو

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سکتا ہے، میں بھی اس کے ساتھ ڈائریکٹ کام نہیں کرتا ہمارا رابطہ کسی تیسری پارٹی کے تھرو ہوتا ہے، وہ ایسے کسی پر یقین نہیں کرتا صرف اس کے چند بندے ہی ہمارے ساتھ رابطہ کرتے ہیں اور ہم ایسے ہی لین دین کرتے ہیں" وہ ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر سوچ سوچ کر بول رہا تھا اور مقابل اسے سنجیدگی کے ساتھ سن رہا تھا

"ٹھیک ہے آج کے لئے کافی ہے، اب میں چلتا ہوں تم یہ رپورٹ کل جمع کروادینا "اس کے کندھے کو تھپکتے ہوئے وہ اس کے کان کے قریب ہو کر بولا اور اس کی ٹانگ پر کاغذ رکھتا وہ کمرے سے باہر نکلنے کے لئے پلٹا

"ویسے جس کو تم نے مدد کے لئے فون کیا تھا وہ میرا ہی بندہ تھا، پھر ملتے ہیں" معنی خیز مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتے ہوئے وہ واپس باہر جانے کے لئے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا

" agent cipher 18 reporting sir , Mission has been accomplished, we are heading back”

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

ہسپتال سے واپسی پر ڈرائیو کرتے ہوئے وہ کنٹرول روم میں رپورٹ کرتے ہوئے بولا

"ہاں واپس آؤ تم اور آکر مجھے رپورٹ کرو" دوسری جانب سے سنجیدہ آواز سنائی دی جس کا مطلب اخذ کرتے ہی اس نے خجل ہو کر سیٹ کے ساتھ سر ٹکا دیا

"اوکے سر" دوسری جانب سے رابطہ منقطع ہونے پر اس نے اپنی گردن سے مائیکروفون اتار کر ڈیش بورڈ پر رکھا اور خاموشی سے گاڑی چلانے لگا

"میجر صاحب غصے میں ہیں کیا؟" سامنے سکرین پر نظریں ٹکائے بلال نے دونوں بازو باندھتے ہوئے استفسار کیا

"ہمم" وہ اسٹیرنگ کی طرف جھکتا سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے بولا

"اللہ خیر کرے گا کچھ نہیں کہیں گے وہ" ایک ہاتھ سے جمائی روکتا وہ بے نیازی سے بولا

"ہمم بالکل" تنے ہوئے اعصاب کو ڈھیلا کرتے ہوئے وہ بمشکل مسکرا کر بولا اور خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

# حال

حنینہ تیزی تیزی سے قدم اٹھاتی ڈیپارٹمنٹ کی راہداری میں سے اپنی کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی

"اس بار پیپر میں لانگ اور شارٹ دونوں ہوں گے، میں پہلے بتا رہا ہوں تیاری کر لینا اور اٹینڈینس پوری ہو گی تو ہی پیپر ہو گا" سر اسلم وائٹ بورڈ پر فارمولا لکھتے لکھتے کلاس سے مخاطب ہوئے، اس نے کمرے کے باہر سے اندر بیٹھی ندا کو ہاتھ ہلایا جس پر ندا نے اپنے ہونٹ پر ہاتھ رکھ کر خاموشی سے اندر آنے کا مشورہ دیا، حنینہ نے ایک نظر بورڈ پر لکھتے استاد کی جانب دیکھا اور ادھ کھلے دروازے سے دبے پاؤں کلاس میں داخل ہوئی، اس کے یوں دیر سے آنے پر تمام بچوں نے گردن موڑ کر اس کی جانب بیک وقت حیرانی اور داد دیتی نظروں سے دیکھا، وہ سب کی پرواہ کئے بغیر دبے پاؤں سب سے آخری لائن میں ندا کے ساتھ پڑی خالی سیٹ کی جانب بڑھنے لگی

"یہ کونسا وقت ہے کلاس میں آنے کا" سر اسلم نے اس کو پشت سے دیکھتے ہوئے پکارا جس پر وہ رخ موڑ کر ان کی جانب پلٹی

"آوٹ میری کلاس میں یہ اصول نہیں ٹوٹے گا جو لیٹ ہو گا وہ باہر ہی رہے گا" وہ دونوں بازو باندھتے ہوئے سنجیدگی سے بولے، ساری کلاس کی نظریں خود پر پاتے ہوئے اس نے خجل ہو کر سر جھکایا

"آئی ایم سوری سر وہ میرا ایکسیڈنٹ۔۔۔۔"

"کیا ایکسیڈنٹ؟ کہاں چوٹ لگی ہے؟" ندا اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے کرسی سے اٹھی، ساری کلاس اس کی بات سن کر متجسس ہوئی

"میرا مطلب ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا ہے" اس کی بات پر کلاس کے کسی بچے کا معدوم سا قہقہہ بلند ہوا، ندا کا منہ حیرت سے کھلا اور وہ واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھی

"تو؟ آپ جا سکتی ہیں کلاس سے" سر اپنی بات مکمل کر کے اس کی طرف دیکھے بغیر دوبارہ بورڈ کی طرف پلٹے

"سر میں مرتے مرتے بچی ہوں مگر پھر بھی آپ کی کلاس نہیں چھوڑی، اسی بات پر ایک چانس دے دیں پلیز" وہ اپنا بیگ ندا کی جانب اچھالتے ہوئے اطمینان سے بولی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"آخری دفعہ جانے دے رہا ہوں اب کسی بچے کا کوئی ایکسکیوز نہیں سنوں گا میں"

وہ اپنی بات مکمل کر کے دوبارہ سے لکھنے لگے جبکہ حنینہ شکریہ کہہ کر اپنی سیٹ پر براجمان ہو گئی

"تم تو چلی گئی تھی نینا پھر واپس کیسے، ایکسیڈنٹ والا بہانہ کتنا فٹ تھا تمہارا ویسے"

سر اسلم کے کلاس سے جاتے ہی ندا کندھے پر بستہ پہنتے ہوئے بولی

"حد ہو گئی ہے ویسے میں نے بہانہ نہیں بنایا میں واقعی اللہ کی طرف سے بچی ہوں"

وہ بھی کندھے پر بستہ ڈالے کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی

"مجھے اپنا موبائل دو، میرے والا ٹوٹ گیا ہے" راہداری میں چلتے چلتے اس نے ندا کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

"جان چھوڑ دو اس موبائل کی نیا لے لو" اس کے ہاتھ میں موبائل پکڑاتے ہوئے وہ بے نیازی سے بولی

"میرے دادا نے مجھے تحفے میں دیا تھا ایسے کیسے جان چھوڑ دوں" اس نے بات مکمل کر کے موبائل کان سے لگایا اور ندا سے دو قدم آگے چلنے لگی

"ہیلو آدم مجھے لینے آجاؤ، اوکے اللہ حافظ "اس نے موبائل واپس ندا کی جانب بڑھایا اور سست روی سے ڈیپارٹمنٹ کے داخلی دروازے کی طرف بڑھنے لگی

"اچھا ناجان چھوڑو مگر ایسے اداس تو نہ ہو چلو آؤ آدم کے آنے سے پہلے کچھ پی لو، چلو تمہیں مالٹے کا جوس پلاتی ہوں" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی مسکرا کر بولی جس پر اس نے مسکرا کر سر کو خم دیا اور وہ دونوں ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکل گئیں

------------------------------

دروازے کی دستک پر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کتاب کو میز پر رکھا اور اٹھ کر میز پر رکھی چیزوں کو جلدی جلدی ترتیب سے رکھنے لگا جس میں کچھ کتابیں، کف لنکس اور سنیکس وغیرہ تھے، چند دوائیوں کے پتے اٹھا کر اس نے میز کے دراز میں رکھے اور دروازہ کھولنے کی غرض سے دروازے کی جانب بڑھا

"بھائی میرا کمرہ ماما نے عثمان انکل کی فیملی کے لئے سیٹ کر دیا ہے آج وہ یہاں رات رکیں گے کل جائیں گے واپس کراچی تو بس ایک رات کے لئے مجھے یہاں آپ کے ساتھ سونا ہے" آدم نے دروازے پر کھڑے معید کو آگاہ کیا،

دونوں بازوؤں سے اپنے کمفرٹر اور تکیے کو سینے سے لگائے وہ معید کو اجازت طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا

"نیچے دادا جی کے ساتھ والا کمرہ بھی تو فری پڑا ہے وہاں ارینج کیوں نہیں کیا ماما نے ان کے لئے" وہ دونوں بازو باندھتے ہوئے بولا

"اس کمرے کا باتھروم بھی ٹھیک نہیں ہے نہ وہاں انورٹر ہے، اس کے دروازے کا لاک بھی خراب ہے اور ہاں سب سے ضروری بات اسے ماما نے سٹور روم بنایا ہوا ہے سارے گھر کا ایکسٹرا سامان وہاں ہے" وہ بات مکمل کر کے کمرے کے اندر داخل ہوا، معید نے ایک نظر اس کی پشت کو دیکھا جو اس وقت اس کے بیڈ پر اپنا سامان رکھ رہا تھا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا

"میں بس اگلے ہفتے ہی وہاں کا کام کرواتا ہوں بھائی آپ اگلی دفعہ آئیں گے تو وہ کمرہ بالکل سیٹ ہو گا ان شاءاللہ، کونسی سائڈ پر سوئیں گے آپ؟" آدم کے سوال پر معید نے اس کی جانب دیکھا جو ابرو اچکا کر مسکرا رہا تھا

"یار دیکھ لو جہاں دل کرے سو جاؤ میں ویسے بھی جا رہا ہوں دوست سے ملنے تھوڑا لیٹ ہو جاؤں گا" وہ گھڑی پر وقت دیکھتا ہوا بولا رات کے گیارہ بج کر سترہ منٹ ہو چکے تھے، وہ الماری سے کپڑے نکال کر تیار ہونے کی غرض سے باتھروم چلا گیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"تم پہلے سے کمزور ہو گئے ہو یا مجھے لگ رہے ہو؟" میز کے دوسری طرف بیٹھے اس جوان سال مرد نے معید سے سوال کیا جو سیاہ پفر جیکٹ اوڑھے ٹانگ پر ٹانگ دھرے معید کے چہرے کا بغور جائزہ لے رہا تھا، وہ جوان دکھنے میں معید سے چند سال بڑا لگ رہا تھا غالباً اس کی عمر ستائیس اٹھائیس کے لگ بھگ تھی، وہ دو لوگ اس وقت کسی کم رش والے کیفے میں بیٹھے اپنی کافی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے، آپ نے مجھے دیر بعد دیکھا ہے اس لئے آپ کو لگ رہا ہے" معید اپنی بھوری لیڈر جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اطمینان سے بولا

"کیسی جا رہی ہیں چھٹیاں؟" مقابل نے اگلا سوال کیا ان دونوں کی گفتگو کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ معید اس انسان نے بہت احترام اور احتیاط سے گفتگو کر رہا تھا غالباً سامنے بیٹھا شخص اس کا سینئیر تھا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ٹھیک" نہایت مختصر سا کہتا وہ سر کو کرسی سے ٹکا گیا

"کچھ ہوا ہے کیا؟" مقابل نے اس بار سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سوال کیا

جس پر معید دو لمحے رکا اور پھر گہرا سانس بھر کر گویا ہوا

" I lost my grand father about a week ago"

وہ بات مکمل کر کے کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا، کیفے میں چلتا ہلکا ہلکا میوزک اور کافی کی بھینی بھینی خوشبو ماحول کو الگ طرح سے پر سوز بنا رہی تھی، کھڑکی پر پڑتی اوس کی چھوٹی چھوٹی بوندیں کھڑکی سے پھسلتے ہوئے اپنا نشان چھوڑتی جا رہی تھیں، وہ کچھ دیر یوں ہی جھانکنے کے بعد واپس اس شخص کی طرف متوجہ ہوا جو خاموشی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا شاید مقابل کے پاس تسلی کے الفاظ نہیں تھے یا وہ کوشش کر رہا تھا مگر الفاظ بنا نہیں پایا تھا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کافی سر" ویٹر ان دونوں کے آگے کافی کے کپ رکھتے ہوئے بولا اور مقابل نے اپنا کپ اٹھا کر ایک گھونٹ بھرا

"سر آپ تو بغیر چینی اور دودھ کے بلیک کافی پیتے ہیں یہ آج آپ نے latte کیوں منگوالی اپنے لئے؟" وہ اپنا کپ اٹھاتے ہوئے حیرانی سے بولا

"نہیں ویسے یہ اتنی بھی بری نہیں ہے تم پی رہے تھے تو سوچا میں بھی پی لیتا ہوں" وہ بات مکمل کر کے مسکرایا جس پر معید بھی مسکرا کر کافی کے گھونٹ بھرنے لگا، کچھ ساعتیں خاموشی کی گزارنے کے بعد مقابل کی طرف سے بات کا دوبارہ آغاز ہوا

"ایک بات پوچھوں؟" خالی کافی کا کپ میز پر رکھتے ہوئے مقابل بیٹھے شخص نے معید کو متوجہ کیا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر اس کے سوال کا منتظر ہوا

"اپنے بارے میں کچھ سوچا ہے معید؟ میرا مطلب وہ ڈاکٹر۔۔۔" وہ بات کرتے کرتے رکا اس کے چہرے سے اعتماد کے آثار غائب ہوئے اور ساتھ ہی اس نے اپنا چہرہ کھڑکی کی جانب موڑ لیا، معید نے ایک نظر حیرانی سے اپنے سینیر کو دیکھا جو فی الحال کھڑکی کی جانب دیکھ رہا تھا، اسے اس شخص سے ایسی کوئی بھی بات کرنے کی توقع نہیں تھی، جس شخص کو وہ جانتا تھا وہ تو کام کے علاوہ کبھی کوئی بات نہیں کرتا تھا، وہ اپنی ٹیم کا سب سے خشک تصور ہونے والا انسان جسے کبھی بھی کسی کی ذاتی زندگی سے کوئی سروکار نہیں رہا تھا آج اسے اپنی باتوں سے حیران کر رہا تھا، اسے محسوس ہوا آج کچھ الگ ہے اس کے سامنے بیٹھا وہ شخص بالکل مختلف ہے پرواہ

کرنے والا، خیال کرنے والا اور سب سے بڑھ کر اپنے بالکل معدوم سے ہی سہی مگر جذبوں کا اظہار کرنے والا۔ وہ سوچتے سوچتے اپنی کرسی سے آگے سرکا، ہاتھ میں پکڑا کپ جس میں کافی کے چند گھونٹ باقی تھے واپس میز پر دھرا اور اسی کپ کو گھورتے ہوئے گویا ہوا

"ملاقات ہوئی تھی میری دادا ابو کی ڈیتھ پر" وہ بات کر کے بمشکل مسکرایا، سامنے بیٹھے شخص نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا اور اس کو دیکھ کر مسکرا دیا

"چلیں" اپنی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے وہ شخص کرسی سے اٹھا اور اس کے پیچھے پیچھے معید بھی اٹھ کھڑا ہوا

"آپ گھر جا رہے ہیں؟" معید پارکنگ ایریا میں اس کے ہمراہ چلتے ہوئے بولا جس پر وہ رکا اور اس کی جانب پلٹا

"ہمم، خیال رکھنا اپنا" مسکرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ کر تھپکتے ہوئے وہ انتہائی نرمی سے بولا اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا پیچھے کھڑا معید ٹھٹک کر اس کی پشت کو گاڑی میں بیٹھ جانے تک ٹکٹکی باندھے دیکھے گیا اور پھر وہ بھی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

--------------------

وہ دبے پاؤں خاموشی سے کمرے میں داخل ہوا ، کمرہ اس وقت مکمل خاموشی میں ڈوبا تھا، اس نے اپنے کمرے کی ٹارچ جلائی اور ایک نظر اپنے بیڈ کو دیکھ کر بیڈ کی جانب بڑھا، آدم اس وقت گہری نیند سو رہا تھا، اس نے بیڈ کے سائڈ ٹیبل پر اپنی گھڑی اور موبائل رکھا اور کمرے سے باہر نکل گیا، کمرے سے نکل کر راہداری عبور کر کے وہ سیڑھیوں سے نیچے اترا اور سیدھا لان میں چلا گیا

"کمزور ہو گئے ہو یا مجھے لگ رہے ہو" وہ لان کا چکر کاٹتے کاٹتے اچانک آئی سوچ پر بے ساختہ مسکرایا اور تصدیقاً اپنی بائیں گال کو چھو کر دیکھنے لگا

'میجر صاحب کو پتہ نہیں میں کہاں سے کمزور لگا ہوں مجھے تو لگ رہا ہے میں نے ایک دو کلو gain کیا ہے' وہ دل ہی دل میں سوچتا چکر کاٹنے میں مصروف ہوا

"کیا بات بھائی آج نیند نہیں آ رہی ؟" اپنے عقب سے آتی آواز پر اس نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں داخلی دروازے پر کھڑی حنینہ دونوں بازو باندھے اسے دیکھ رہی تھی

"اوہ کم آن آپ نے ڈرا دیا مجھے" وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دھیمے سے بولا

"اتنے آپ ڈرنے والے، میں نے پوچھا ہے کہ رات کے ایک بجے لان میں چکر کاٹنے کی کوئی خاص وجہ؟" وہ ہنستی ہوئی معید کی جانب بڑھتے ہوئے بولی

"خاص وجہ تو کوئی نہیں ہے بس نیند نہیں آرہی تھی" وہ بات مکمل کر کے چکر لگانے کے لئے دوسری طرف پلٹا

"حنینہ" وہ چلتے چلتے رکا اور پیچھے پیچھے چلتی حنینہ کی جانب دیکھا جو آنکھیں گول کرتی اس کو دیکھ رہی تھی

"ٹھنڈ ہے جا کر سویٹر پہن کر آؤ" انگلی کے اشارے سے اس کو واپس جانے کی تنبیہ کر کے وہ وہیں اس کی جانب دیکھ رہا تھا

"کافی بناؤں؟ پئیں گے آپ کو پتہ ہے میں نے ایک نئ ریسپی سیکھی ہے بہت کریمی کافی بناتی ہوں میں اب" وہ اس کو دیکھتے ہوئے پر جوش انداز میں بولی

"نہیں میں کافی پی کر آیا ہوں" اس بار وہ بات مکمل کر کے دوبارہ سے چلنے لگا اور حنینہ 'جی' کہہ کر منہ بسورتی واپس جانے کے لئے پلٹی

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"لیکن میں آپ سے دو گھونٹ چکھوں گا اس لئے دو گھونٹ ایکسٹرا بنانا" اس نے بات مکمل کر کے مسکرا کر حنینہ کو دیکھا جو اس کی بات سننے کے لئے دروازے پر رکی تھی

"ہاں اوکے میں دس منٹ میں آئی" وہ جلدی سے کہتی اندر جا چکی تھی

" قریباً پندرہ منٹ کے بعد وہ کافی کا کپ لے کر لان میں آئی اور اسے دیکھتے ہی معید کرسی پر بیٹھ گیا، حنینہ نے کالے رنگ کے اونی سویٹر سے خود کو اچھی طرح ڈھانپا ہوا تھا اس نے اپنا کپ معید کی طرف بڑھایا جسے اس نے بغیر کسی تردد کے تھاما اور ایک چھوٹا سا گھونٹ بھرا

"کیسی لگی؟" وہ تجسس اور دلچسپی سے بولی

"زبردست ہے" مختصر سا کہہ کر اس نے کپ حنینہ کے حوالے کر دیا اب وہ اس کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر رہی تھی

"آپ کو پتہ ہے بھائی آج یونیورسٹی میں میرا موبائل گر گیا" وہ افسردہ ہوتے ہوئے بولی

"اوہو بچت ہو گئی کہ نہیں؟"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"پتہ نہیں ابھی کل آدم کو دوں گی کہ جا کر ٹھیک کروا لائے" دونوں ہونٹوں کو مایوسی سے ملتے ہوئے وہ تاسف سے بولی

"میرے ساتھ کل چلنا ہم نیا لے لیں گے" وہ ایک ہاتھ سے جمائی روکتے ہوئے بولا

"نہیں اس کی سکرین ٹوٹی ہے یہ چل جائے گا"

"وہ بھی ٹھیک کروا لیں گے اور نیا بھی لے لینا ٹھیک ہے" اس نے ابرو اچکاتے ہوئے مشورہ دیا جس پر حنینہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

"بھائی" حنینہ کی آواز کر اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا

"میری عادتیں مت بگاڑیں پلیز، مجھے ڈر لگتا ہے" وہ کسی خوف کے باعث آگے بولنے سے گریز کر گئی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کس بات کا؟" مقابل نے تحمل سے بغیر حیران ہوئے سوال کیا

"کہ اگر مجھے آگے ایسا انسان نہ ملا تو میں کیسے گزارہ کروں گی اور" وہ پھر سے بولتے بولتے رکی

"اور؟" معید نے اسی تحمل اور اطمینان سے اس سے استفسار کیا

"اور یہ کہ ہر محبت کا انجام جدائی ہے، مجھے اس انجام کو سوچ کر خوف آتا ہے" وہ بات مکمل کر کے خاموش ہوئی اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مسلنے لگی

"اللہ سے اچھا گمان رکھو گی تو آگے بھی اچھا ہو گا اور رہی بات جدائی کے خوف کی تو انسان پیدا ہونے سے یہ بات جانتا ہے کہ اس کے پیارے جلد یا بدیر اس سے دور ہو جائیں گے وہ پھر بھی محبت کرنے سے نہیں رکتا، اللہ نے انسان کو اس خوف کے ساتھ جینا سکھایا ہے اور بہادر بھی کیا ہے، اس لئے اس خوف کے باوجود لوگ ایک دوسرے سے محبت کرنا نہیں چھوڑتے کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ محبت کرنا چھوڑیں گے تو جیتے جی مر جائیں گے لہذا انسان ثابت کرتا ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہے تو کیوں ہے، اسی لئے ہے حنینہ کیونکہ وہ اپنے خوف کے ساتھ بھی بہترین جیتا ہے اور بہترین محبت نبھاتا ہے" وہ بات کر کے خاموش ہوا، ایک نظر حنینہ کو دیکھا جو بڑے انہماک سے اس کی باتوں کو سن رہی تھی

" جیتے جی مر جانا حقیقی موت سے زیادہ خوفناک ہے اس لئے انسان ایک بار مرنا پسند کرتا ہے بار بار نہیں" وہ بات مکمل کر کے اپنی کرسی سے اٹھا حنینہ بھی اس کے ساتھ ہی کرسی سے اٹھ گئی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مجھے اچھی سمجھ آئی ہے بھائی اور اب مجھے نیند آرہی ہے آپ بھی لیٹیں جا کر" وہ الٹے ہاتھ سے جمائی روکتی اطمینان سے بولی اور وہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے

"مجھے ابھی ابھی یاد آیا کل ہماری سوسائٹی نے بلڈ کیمپ ارینج کروایا ہے میرے ساتھ چلیں گے آپ؟"معید اس کے مخاطب کرنے پر سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے رکا

"کتنے بجے ہے؟" وہ اسی سٹیپ پر کھڑے کھڑے بولا

"صبح دس بجے"

"ہاں ٹھیک ہے چلیں گے" وہ بات مکمل کر کے تحمل سے مسکرایا اور آگے بڑھ گیا ،حنینہ بھی اپنے کمرے کی جانب سونے کی غرض سے بڑھ گئی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

---------------------------

'مجھے آگے جانے دیں سر۔۔۔۔ یہ میرا آخری موقع ہے۔۔۔۔۔'وہ وجود اب چلنے کی بجائے سامنے کھڑے شخص کی جانب بھاگنے لگا تھا، سمندر کی لہروں کے شور اور رات کے سناٹے میں اس کا تعاقب کرتے لوگوں کے بھاگتے قدموں کی آواز واضح ہو رہی تھی

'سر آپ میرے پیچھے آئیں' وہ وجود اپنے سامنے کھڑے انسان کو اپنی اوٹ میں لیتے گن لوڈ کرتے ہوئے بولا تھا

اس کے ہاتھ میں موجود پسٹل کا رخ سامنے سے آنے والے لوگوں کی جانب تھا فضا میں یکایک گولیاں چلنے کی آواز بلند ہوئی، ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔

'Cease the fire , cease the fire'

یہ ہمارا بندہ ہے' منظر دھندلا مگر آوازیں بالکل صاف تھیں، غالباً وہ کسی خدشے کے باعث سہمی ہوئی سی آواز اس کے مائکروفون سے گونجی تھی، وہ وجود لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا، ایک نظر بے یقینی سے سامنے کھڑے لوگوں کو دیکھا اور زمین پر گر گیا

منظر بدلا اب اس دھندلے سے عکس میں کسی جانی پہچانی شخصیت کا چہرہ قدرے واضح ہوا

'I'm in debt for this act' وہ بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے ہوئے نقاہت سے بولا تھا

'میرا قرض چکانے سے پہلے مت جایئے

BEING THE STRING OF YOUR KITE

گا دنیا سے 'کوئی وجود اس کے سرہانے بیٹھا خون آلود ہاتھوں سے اس کا زخم صاف کرتے ہوئے بولا تھا

منظر پھر بدلا وہ اپنی گود میں پڑے بے جان وجود کے رخسار کو تھپکتے ہوئے اسے پکار رہا تھا

'عبد اللہ ۔۔۔عبد اللہ اٹھو ہم گھر جا رہے ہیں،'اس کے کندھے کو بے حسی سے ہلاتے ہوئے وہ اس کے کان میں سر گوشی کر رہا تھا

'عبد اللہ۔۔۔عبد اللہ، نہیں پلیز نہیں اٹھو، اٹھ جاؤ۔۔۔عبد اللہ۔۔۔۔۔۔۔'

"بھائی بھائی کیا ہوا ہے آپ کو بھائی؟"آدم معید کا ہاتھ پکڑتے ہوئے فکر مندی سے بولا جو اس وقت نیند کی حالت میں سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے مسلسل کچھ بول رہا تھا، اس کا ماتھا پسینے سے شرابور اور ہاتھ بالکل ٹھنڈے پڑے تھے

"معید بھائی"اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے وہ اس پر جھک کر بولا جس پر معید نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں اور گہرے سانس لینے لگا اس کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ کسی ڈراؤنے خواب سے اٹھا ہے

"پانی۔۔۔" وہ اچانک اٹھ کر بیٹھا اور ہانپتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھے اپنے سانس کو بحال کرنے کی کوشش کرنے لگا، آدم نے فوراً سے اپنے سائڈ میز پر پڑے لیمپ کو روشن کیا اور اس پر پڑے جگ سے جلدی سے پانی نکال کر معید کے ہاتھ میں تھمایا، اس کے ہاتھ اس خواب کے زیر اثر ابھی تک لرز رہے تھے اور سانس بھی پوری طرح بحال نہیں ہوا تھا، آدم پر اس کی حالت دیکھ کر کچھ لمحے سکتہ طاری ہوا اور وہ خاموشی سے اپنے بھائی کی طرف دیکھنے لگا جو پانی کے دو گھونٹ بھر کر بیڈ سے اتر الٹر کھڑاتے قدموں سے کمرے میں پڑی چیزوں کا سہارا لیتے ہوئے وہ سامنے پڑے میز تک گیا اور جھک کر دراز سے اپنی دوائی نکالنے لگا، اس نے دونوں ڈبوں میں سے ایک ایک گولی نکال کر اپنے ہاتھ میں رکھی اور واپس بیڈ کی جانب بڑھا، اس کے چہرے پر نقاہت کے آثار واضح تھے اور ماتھے پر آیا پسینہ ہنوز ویسے کا ویسا تھا، بیڈ پر بیٹھتے ہی اس نے دونوں گولیوں کو منہ میں رکھا اور پانی کے دو گھونٹ بھر کر کوئی بھی آواز کئے بغیر بیڈ پر دراز ہو گیا، اس نے آدم کے مخالف سمت کروٹ لی اب اس کی پشت آدم کی جانب تھی اور خاموشی سے آنکھیں موند لیں، ساتھ بیٹھے آدم نے لیمپ بجھایا اور بغیر کوئی سوال کئے بیڈ پر دراز ہو گیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

-----------------------

کھڑکی پر لگے پردے سے اندر آتی سورج کی روشنی سے اس کی آنکھ کھلی اور وہ آنکھیں ملتے ہوئے بستر پر بیٹھ گیا، ایک نظر پورے کمرے پر ڈالی ساتھ والی جگہ خالی تھی، اس نے ایک نظر اپنے موبائل پر ڈالی نو بجنے میں کچھ وقت باقی تھا وہ ایک ہاتھ سے جمائی روکتا بیڈ سے اٹھا اور پاؤں میں سلیپر اڑا کر باتھروم میں چلا گیا، چند ہی منٹ بعد وہ فریش ہو کر نیچے چلا آیا

"بڑے ٹائم سے اٹھے ہو آدم، آجاؤ بیٹھو میں آپ کے لئے پراٹھا بنا دیتی ہوں، ساتھ میں کیا لو گے آملیٹ؟" زمل اس سے پوچھتے ہوئے آملیٹ کی دو پلیٹیں اسد اور والیہ کے آگے رکھ رہی تھی

"بھائی کدھر ہیں؟" وہ اپنی کرسی کھینچتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

"وہ تو صبح ہی چلا گیا تھا کسی کام سے بلکہ میں اسے فون کرتی ہوں ناشتہ بھی نہیں کر کے گیا" زمل ٹیبل پر رکھی کراکری کو ترتیب دیتے ہوئے بولی

"ہاں ماما فون کریں بھائی کو آج تو ہم نے بلڈ کیمپ پر بھی جانا ہے" حنینہ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے بولی

"السلام و علیکم "ڈائننگ ایریا میں داخل ہوتے ہوئے اس نے بلند آواز میں سلام کیا، وہ اس وقت نیوی بلیو ٹریک سوٹ کے ساتھ سفید جوگرز پہنے ہوئے تھا، آدم نے ایک نظر سامنے کھڑے معید کو دیکھا جو اس وقت زمل سے کوئی بات کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا رات والے معید اور اس وقت اس کے سامنے کھڑے معید میں زمین آسمان کا فرق تھا اس کے سامنے کھڑا اس کا بھائی اپنی ازلی مسکراہٹ لئے اس کے سامنے کھڑا تھا جس کے چہرے پر خود اعتمادی اور آنکھوں میں اعتماد کی چمک تھی وہی چمک جس کی کمی کل رات آدم نے محسوس کی تھی کل رات معید کی آنکھوں میں اسے خوف کے سوا کوئی عنصر دکھائی نہ دیا تھا اس نے پہلی بار اپنے بھائی کو یوں کمزور ہوتے اور سہاروں کی مدد سے چلتے دیکھا تھا، اسے احساس ہوا اس کا بھائی اتنا بھی ٹھیک نہیں ہے جتنا نظر آتا ہے، رات کا سارا واقعہ یاد آتے ہی وہ بے ساختہ بے چین ہو کر کرسی سے اٹھا، ٹیبل پر بیٹھے تمام نفوس کی نظریں آدم پر مرکوز ہوئیں اور ان کی نظروں کے حصار میں خود کو پاتے ہی وہ واپس کرسی کر بیٹھ گیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ماما میں فریش ہو کر آتا ہوں میرے لئے بھی ناشتہ بنا دیں" معید اونچی آواز سے کہہ کر ڈائننگ ایریا سے باہر نکل گیا

"میں اپنا موبائل کمرے میں بھول آیا ہوں میں لے کر آتا ہوں" آدم حنینہ کو آگاہ کرتا کرسی سے اٹھا

اور تیزی سے قدم اٹھاتا باہر نکل گیا

دروازہ کھٹکا کر وہ جواب کا انتظار کئے بغیر ہی اندر داخل ہوا، کمرے میں فی الوقت کوئی نہیں تھا غالباً معید فریش ہونے کی غرض سے باتھروم جا چکا تھا، وہ ہلکے ہلکے قدم اٹھاتا کمرے میں موجود ٹیبل کی جانب بڑھا اور وہاں پہنچ کر ایک پل کے لئے رکا پھر کچھ سوچ کر اس نے جھک کر پہلا دراز کھولا اور اس میں موجود دوائیوں کو باہر نکالا، اپنے موبائل پر جلدی جلدی سے کچھ لکھا اور دوائیوں کو واپس دراز میں رکھ کر دراز بند کر کے واپس پلٹا اور اپنے سامنے کھڑے معید کو دیکھتے ہی ہڑبڑاتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہو کر زمین کو دیکھنے لگا

"یہ اینٹی ڈپریسنٹ ہیں" معید دونوں بازو باندھتے ہوئے تحمل سے بولا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کل رات کو کیا ہوا تھا آپ کو مجھے بتائیں" اس نے معید کی جانب دیکھتے ہوئے میز کے ساتھ پشت ٹکاتے ہوئے پوچھا

"کچھ نہیں بس ڈراؤنا خواب دیکھا تھا اس لئے ڈر گیا" معید کا انداز با اعتماد تھا

"آپ کو جھوٹ بولنا نہیں آتا بھائی" آدم ہنوز اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فکر مندی سے بولا

"تمہیں انویسٹیگیشن آفیسر ہونا چاہیے تھا" معید اس کی جانب دیکھتے ہوئے بنا پلکیں جھپکائے مسکرا کر بولا

"میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں میں نے دیکھا ہے آپ کو آپ ٹھیک سے سانس نہیں لے پا رہے تھے، چھ ڈگری سینٹی گریڈ میں آپ کو ایسے پسینہ آیا ہوا تھا جیسے جون جولائی میں باہر نکلیں تو آتا ہے اور آپ سٹیبل طریقے سے چل بھی نہیں پا رہے تھے اور آپ کے ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈے تھے، ڈراؤنا خواب کم از کم آپ کو اس طرح سے ایفیکٹ نہیں کرتا جس طرح سے کل آپ کی کنڈیشن تھی" وہ بات مکمل کر کے خاموش ہوا معید ہنوز اسی حالت میں اس کو بغیر آنکھیں جھپکائیں تحمل سے دیکھ اور سن رہا تھا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بھائی آپ ٹھیک تو ہیں نا؟" وہ بے اعتمادی سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا اس کی آنکھ میں چند آنسو آکر ٹھہرے جس پر معید بے ساختہ دھیرے دھیرے اس کے قریب ہوا اور آگے بڑھ کر آدم کا ہاتھ تھام لیا

"میں بالکل ٹھیک ہوں، تم زیادہ پریشان ہو جاتے ہو" دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ کو تھپکتے ہوئے وہ نہایت آرام سے بولا

"ٹھیک ہے مت بتائیں مگر پلیز اپنا خیال رکھیں، ماما آپ سے بہت پیار کرتی ہیں میں ان کو دکھی نہیں دیکھ سکتا" وہ اپنے ہاتھ کی جانب دیکھتے ہوئے بولا جو اس وقت معید کے ہاتھوں میں مفقود تھا

"ہاں رکھوں گا، چلو چل کر ناشتہ کریں میں نے پھر حنینہ کے ساتھ بھی جانا ہے"

وہ اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا اور اس کے ہمراہ کمرے سے نکلا

"آدم میری ایک فیور کرو گے۔۔۔" وہ جھجکتے ہوئے رکا پھر دوبارہ بولنے کو لب واہ کیئے

"پلیز اس بارے میں۔۔۔۔۔۔۔"

"نہیں بتاؤں گا کسی کو آپ بے فکر رہیں" اس نے معید کی بات کو درمیان میں کاٹا ، پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے ہمراہ چلتے معید کو دیکھا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا

-------------------------

"آپ لوگ چلو میں گاڑی آگے پارک کر کے آتا ہوں" وہ حنینہ اور والیہ کو ہسپتال کے داخلی دروازے پر اتار کر گاڑی پارکنگ ایریا میں لے گیا قریب دس منٹ بعد وہ بھی ہسپتال میں داخل ہو چکا تھا اس نے لابی میں نظر دوڑائی وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھیں معید نے حنینہ کے نمبر پر کال ملائی اور اس کے فون اٹھانے کا منتظر ہو گیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"جی بھائی فرسٹ فلور پر ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں آجائیں ہم وہیں ہیں" فون کے دوسری طرف سے اطلاع ملتے ہی وہ لفٹ کی جانب بڑھ گیا

"آجائیں بھائی آج تو میں نے سوچ لیا ہے میں بھی خون دوں گی" حنینہ معید کے ہمراہ چلتے ہوئے پرجوش انداز میں بولی

"تم بیہوش ہو جاؤ گی رہنے دو پتہ چلے خون دینے کی بجائے لگوانا پڑ گیا ہے" پیچھے چلتی والیہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے لقمہ دیا جس پر حنینہ رک کر پلٹی

"برٹش نیشنلز کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے والیہ لیکن پاکستانی ماشاءاللہ اچھی خوراکیں کھا کر بڑے ہوتے ہیں اس لئے میری فکر نہ کرو" بات مکمل کر کے وہ پھر سے چلنے لگی پیچھے چلتی والیہ اس کو عقب سے گھورتے ہوئے قدرے آہستہ ہوئی اور پھر سے اسی رفتار سے چل دی

وہ ایمجسنی ڈیپارٹمنٹ سے ملحق ایک قدرے کشادہ کمرے میں داخل ہوئے جہاں حنینہ کی یونیورسٹی کے بچوں نے خصوصی طور پر بلڈ کیمپ کا انعقاد کیا ہوا تھا، کمرے میں ترتیب سے سٹریچر رکھے تھے اور ہر سٹریچر کے ساتھ پڑے ٹیبل پر ضروری سامان رکھا تھا، کمرے میں اس وقت بھی چند طلبا خون دینے کی غرض سے سٹریچر پر لیٹے تھے اور ہر سٹریچر کے چاروں طرف پردے لگا کر ہر خون دینے والے کی پرسنل اسپیس کا خاص خیال رکھا گیا تھا

ڈیوٹی پر موجود ہاؤس جاب کرنے والے تین ہاؤس آفیسرز اس وقت کمرے میں موجود طلبا کا وقتاً فوقتاً جائزہ لے رہے تھے جن میں دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی

"بھائی آپ کا کیا پروگرام ہے ڈونیٹ کریں گے بلڈ؟"حنینہ نے ابرو اچکا کر ساتھ کھڑے معید سے پوچھا

"ہاں اب آگیا ہوں تو دے دوں گا خون" وہ اپنی شرٹ کی آستین کا بٹن کھول کر اسے کہنی تک فولڈ کرتے ہوئے بولا اور جا کر سامنے پڑے سٹریچر پر بیٹھ گیا، حنینہ جائزے پر پھرتی ایک ہاؤس آفیسر کو بلانے کی غرض سے اس کے پاس گئی اسی اثناء میں کمرے کا دروازہ کھلا اور ہلکے سبز رنگ کے سکرب میں موجود ایک جوان سال لڑکی کمرے میں داخل ہوئی جس نے اپنے ہاتھ میں دو بڑے رجسٹر اٹھا رکھے تھے اس کے حلیے سے وہ بھی ہاؤس آفیسر معلوم ہوئی تھی، اس کی گردن کے گرد حائل سٹھیتو سکوپ اور سکرب کے اوپر پہنا لیب کوٹ اس کی شخصیت کو مذید نکھار رہا تھا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"حنہ تم؟"حنینہ بے یقینی سے آگے کھڑی ہاؤس آفیسر کو پیچھے چھوڑتی سامنے سے آتی حنہ کی جانب بڑھی، معید نے گردن موڑ کر ایک نظر حنہ کو دیکھا جو رجسٹر میز پر رکھتی اب حنینہ کو مل رہی تھی اور اسی کے ساتھ ہی اس نے سر جھکا کر اپنے ہاتھ کو ماتھے پر رکھا

"تم نے بتایا نہیں کہ تمہاری ہاؤس جاب شروع ہو گئی ہے" وہ اب معید والے سٹریچر کی طرف آتے آتے باتیں کر رہی تھیں

"بس ابھی تین چار دن ہی ہوئے ہیں میں بتانے والی تھی پھر سوچا تم مصروف ہو گی اس لئے نہیں بتایا" بات کرتے کرتے اس نے سامنے سر جھکا کر بیٹھے معید کو دیکھا اور نا محسوس انداز میں گہرا سانس لیا پھر سٹریچر کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھی والیہ کو دیکھتے ہی اس نے پہلے سے زیادہ گہرا سانس لیا اور نینا کے ہمراہ سٹریچر کی جانب بڑھی

"بھائی کا ارادہ ہے خون دینے کا ویسے ارادہ تو میرا بھی ہے لیکن پہلے بھائی دے لیں پھر میں دوں گی" وہ سٹریچر پر معید کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی، معید نے چہرہ اٹھا کر حنہ کو دیکھا

'قرض کب اور کیسے چکانا ہے یہ وقت آنے پر بتاؤں گی' ایک جانی پہچانی مانوس کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی وہ سر جھٹک کر بے ساختہ سیدھا ہو کر بیٹھا اس کی زمین پر ٹکی ٹانگوں میں اب جنبش ہونے لگی تھی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"السلام و علیکم !" بے اعتمادی کے ساتھ سلام کر کے اس نے اپنی گردن کو ساتھ پڑے میز کی جانب موڑ لیا جبکہ حنہ نے محض ایک لمحے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیا

'آپ نہیں کرو میں خود صاف کر لیتا ہوں' اس کی یاداشت کے پنوں پر ماضی کا ایک منظر تیزی سے ابھرا اس منظر میں ان دو نفوس کے علاوہ تیسری سب سے واضح چیز خون تھا جو دونوں نفوس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ فرش کو بھی آلودہ کر چکا تھا ، اس نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا ماضی کو کہیں پیچھے چھوڑ کر وہ حال میں واپس آئی اسے یاد آیا اس نے ابھی تک سلام کا جواب نہیں دیا

"و علیکم السلام ! ہماری پالیسی ہے ہم (HB level) ہیموگلوبن لیول چیک کئے بغیر کسی کا خون نہیں لیتے" حنہ نے حنینہ کی جانب دیکھ کر بے نیازی سے کہا وہ پوری طرح سنبھل چکی تھی

"لیکن حنہ ہم نے باقی لوگوں کا تو ایچ بی چیک نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے ــــــ" اس کے ساتھ کھڑی دوسری ہاؤس آفیسر حیران ہوتے ہوئے بول رہی تھی جب حنہ نے اس کی بات کو درمیان میں کاٹا

"اور کچھ نہیں بس اب سے کریں گے چیک فزا آپ ان کا بلڈ سیمپل لو پھر رپورٹ دیکھ کر ہم ان کا بلڈ لیں گے" وہ اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہوئی، معید نے ایک بار پھر جھجکتے ہوئے اپنا چہرہ اٹھایا حنہ میز پر رکھی سرینج اپنی ساتھی کو پکڑاتے ہوئے دوبارہ گویا ہوئی

"آپ ان کو ڈیل کرو میں اگلے اسٹوڈنٹ کو دیکھ کر آتی ہوں، نینا میں پانچ منٹ میں آئی اور ہاں کوئی ضرورت نہیں تمہیں خون دینے کی سمجھی" وہ رکے بغیر کہتی اگلے سٹریچر کی جانب بڑھ گئی

"حنہ رپورٹ آگئی ہے" قریب دس منٹ بعد فضا رپورٹ کا کاغذ لہراتے ہوئے حنہ کی جانب بڑھی

"مجھے دے دو آپ بیڈ نمبر سیون پر جاؤ ان کا پاؤچ تقریباً فل ہونے والا ہے" وہ فزا کے ہاتھ سے کاغذ لیتے ہوئے بولی اور اسے بغور دیکھنے لگی پھر اس نے کاغذ کو تہہ لگا کر اپنے لیب کوٹ کی جیب میں رکھا اور واپس معید اور حنینہ کی جانب آئی

"ہم ان کا بلڈ نہیں لیں گے، ایچ بی لیول کم ہے" ایک نظر معید پر ڈالتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولی جس پر معید نے معنی خیز نظروں سے حنہ کو دیکھتے ہوئے نا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

محسوس انداز میں نفی میں سر ہلایا گویا اس نے حنہ کو کچھ بھی بتانے سے منع کیا ہو، اتنی سی دیر میں حنہ کی سیاہ آنکھوں سے چمک کے اثار کہیں غائب ہوئے یکا یک اس کی چال بوجھل ہوئی اسی لمحے حنینہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اسے محسوس ہوا حنہ کی آواز میں پہلے جیسا اعتماد نہیں تھا وہ سٹریچر پر سے اٹھ کر حنہ کے مقابل آئی

"کوئی مسلئہ ہوا ہے کیا؟" اس نے پریشانی کے عالم میں حنہ سے سوال کیا

"نہیں، نہیں تو کوئی مسلئہ نہیں ہوا، ان کا ایچ بی لیول تھوڑا سا کم ہے تو بہتر ہے یہ خون نہ دیں" وہ اپنے آپ کو بحال کرتے ہوئے تحمل سے بولی

"کیا فائدہ ہوا مجھے بھائی کو بھی ساتھ لانے کا، چلو گھر ہی چلتے ہیں واپس" حنینہ اپنے بیگ کو کندھے پر ڈالتے ہوئے مایوسی سے بولی اور والیہ بھی اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی

"ہاں چلو میں پارکنگ سے گاڑی لے کر آتا ہوں" کہنیوں تک مڑی آستین کو کلائی تک لاتے ہوئے وہ سرعت سے بولا اور ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ٹھیک ہے تم ڈیوٹی کرو پھر ملاقات ہوتی ہے" حنینہ اس سے الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے بولی

"اور ہاں حنہ، تم بڑی پیاری لگ رہی ہو اس حلیے میں اپنا صدقہ ضرور دینا" حنینہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے بولی اور حنہ جوابا مسکرا کر سر کو خم دے واپس کمرے میں آگئی

____________________________

جاری ہے_________

باقی آئندہ

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

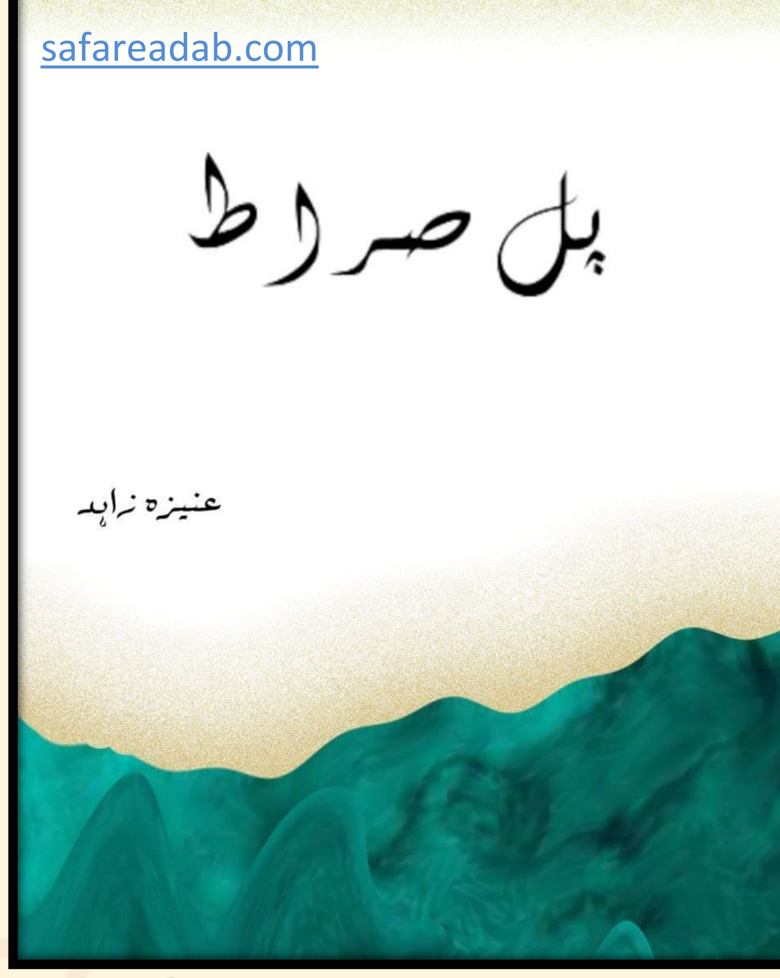


"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہونا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذراسی غلطی ہوگئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آ جائے گی۔'

اسکے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

"یہاں دستخط کرو غازہ ! "کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بُری طرح کانپے تھے۔ وہ تو باآسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنالیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی جست میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! "سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔

"سچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا ادھورا رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آگئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلیج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمیٹڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلیج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو لپیٹے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلیج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ح جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔ بس اللہ۔۔۔!" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھابھی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگِ حبِّ الٰہی تو اترتا نہیں۔۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھٹکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے تو بچ جائے گی نا۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پُریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ٹائپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آئمہ۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ ور اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا لیتی؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنو گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زوردار تھپڑ مار دیا۔۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آ چکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے پلٹی اور حسن خان وہیں دل تھام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج حسن مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے ہسبنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

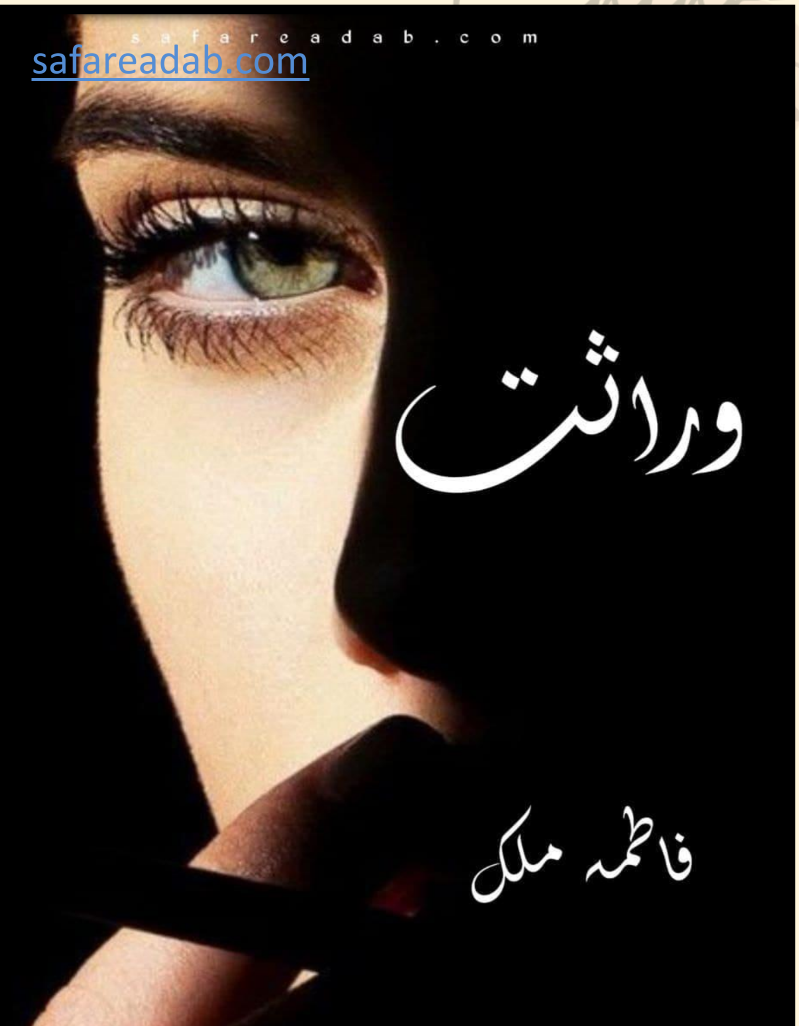

# ناول قلب بخت کی ایک جھلک

حورم پھٹی پھٹی آنکھوں سے شاذل کو دیکھنے لگی۔ وہ تڑپ رہی تھی رو رہی تھی چلا رہی تھی پھر بھی اسے کے بھائی کو اس پہ ترس نہیں آیا۔ اُس نے مانگا ہی کیا تھا ان سے۔۔۔۔۔ صرف موت اور وہ لوگ اتنے بے حس ہو گئے تھے اُسے مار ہی نہیں رہے تھے۔ وہ اتنے بے حس کیسے ہو سکتے تھے کیسے؟

"آپ لوگوں کو میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی کیوں مجھے سولی پہ لٹکا رہے ہیں۔۔۔۔ میں آپ لوگوں پر عذاب بن کر نازل ہوئی ہوں۔۔۔ آپ لوگ کیوں اس عذاب کو پال رہے ہیں کیوں۔۔۔۔" حورم اپنے بال نوچ رہی تھی چہرے پر زور زور سے تھپڑ مار رہی تھی اسے کوئی بھی دیکھتا تو پاگل سمجھتا۔ شاذل نے حورم کے ہاتھ پکڑے فرحانہ بیگم کو اشارہ کیا جو کب سے زارو قطار رو رہی تھیں۔ وہ جلدی سے کمرے سے نکلی کچن میں آئی گلاس میں جوس ڈالا اس میں دو نیند کی گولیاں ملائیں اور فٹ سے کمرے میں واپس گئیں۔

فرحانہ نے جوس کا گلاس شاذل کو پکڑایا اور آگے بڑھ کر حورم کو پکڑا۔ شاذل نے گلاس حورم کے لبوں سے لگایا ہی تھا کہ اس نے زور سے ہاتھ مار کر گلاس گرا دیا سارا جوس شاذل کے کپڑوں پر گر گیا۔

"نہیں پینا مجھے یہ۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ مجھے پھر سے بے ہوش کر دیں گے۔۔۔۔ اور پھر کوئی مجھے نوچنے آجائے گا سب جانتی ہوں میں۔۔۔۔ میرے جسم پہ کوئی جانور کاٹتا ہے دیکھیں۔۔۔۔۔ ادھر۔۔۔۔۔ ادھر کوئی مجھے کاٹتا ہے بہت

بری طرح کاٹتا ہے مجھے نوچتا ہے۔۔۔۔"حورم پاگلوں کی طرح کبھی اپنے بازو شاذل کے سامنے کرتی کبھی اپنی گردن سے بال ہٹا کر دکھاتی۔وہ ہذیانی انداز میں چیخ چلا رہی تھی۔

شاذل کا غم غصہ اشتعال بڑھتا جا رہا تھا جب ضبط کے پہاڑ ٹوٹے تو اس نے حورم کی گردن کی محسوس رگ دبائی اور وہ ہوش و خرد سے بیگانا شاذل کی باہوں میں جھول گئی۔

شاذل نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے سے بال ہٹائے ماتھے پر لب رکھے آنکھوں سے ایک آنسو حورم کے عارض پر گرا۔

جسم میں شرارے سے پھوٹنے لگے آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔پہلے تو شاید وہ فہد اور آسماء کو معاف کر دیتا مگر اب نہیں۔اب وہ ان کی بازی ان پہ ہی پلٹنے کا عہد کر چکا تھا۔

ھالے نے اسے دیکھا۔وہ شاید اس کا لہجہ پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا،یا شاید اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش۔پتا نہیں۔اس نے نہ ہاں کہا نہ نا کہا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

**مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں کلک کریں۔**

safareadab.com

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کاروائی کی جا سکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب